پروفیسر منظور الحق صدیقی

علامہ اقبال کا اخبار "ایمان" میں ذکر

قصبہ پٹی ضلع لاہور (اب ضلع امرتسر) سے مرکزی سیرت کمیٹی کے ترجمان پندرہ روزہ "ایمان" کی ۱۹۳۵ء سے ۱۹۳۸ء تک کی نامکمل جلدوں کی ورق گردانی کرتے وقت علامہ اقبال کا نام دس مرتبہ باصرہ نواز ہوا۔ ان میں سے ہر موقعے پر علامہ سے کوئی بیان یا واقعہ منسوب ہے۔ ان باتوں میں سے بیشتر ایسی ہیں جو کسی اور کتاب یا مضمون میں مطالعہ میں نہیں آئیں۔ اگر انھیں یکجا محفوظ کر دیا جائے تو اچھا ہے۔

علامہ اقبال سیرت نبوی کے جلوس میں

ڈاکٹر سر محمد اقبال جالندھر چھاؤنی کے جلسے اور جلوس میں شامل تھے۔ آپ نے تقریر کرتے ہوئے فرمایا: چند سال ہوئے میں نے خواب میں دیکھا تھا کہ خدا تعالیٰ مولود شریف کے ذریعے سے اس امت کو متحد کرے گا۔ مجھے ایک عرصہ تک حیرت رہی کہ یہ واقعہ کس طرح رونما ہوگا۔ اب تحریک یوم النبیؐ نے اس خواب کی تعبیر کو حقیقی طور پر نمایاں کر دیا ہے۔[۵۱]

سیرتِ پاک کی اشاعت اور تحریکِ اتحاد

"ڈاکٹر سر محمد اقبال لاہور: تحریکِ اتحاد نہایت مبارک ہے اور حضور رسالت مآب کی سیرت پاک کی اشاعت اس تحریک کو عملی صورت دینے کا بہترین ذریعہ ہے۔ مجھے یقین ہے کہ مسلمانوں کے موجودہ انتشار و تشتت کی حالت میں یہ تحریک نہایت موثر ہوگی۔

فرد از حق، ملت از وے، زندہ است ‏ ‏ ‏ ‏ از شعاعِ مہر او تابندہ است[۵۲]

اقبال کے دولت کدے پر جے ارٹون کا قبولِ اسلام

لاہور ۱۲ جون (۱۹۳۶ء) - کل علامہ سر محمد اقبال کے دولت کدے پر پی ڈبلیو ڈی سکرٹریٹ

---

۵۱ اخبار ایمان ۲ مئی ۱۹۲۵ء، ص ۶، ث ۲

۵۲ ایضاً، ص ۱۰

کے سپرنٹنڈنٹ مسٹر جے ارٹون مولانا عبدالحنان صاحب خطیب جامع مسجد آسٹریلیا کے ہاتھ پہ مشرف بہ اسلام ہوئے۔ سر محمد اقبال وغیرہ رہنماؤں کے دستخطوں سے مسٹر ارٹون نے حسب ذیل بیان شائع کیا۔

"میں اقرار کرتا ہوں کہ میں خدا کے تمام مرسلین حضرت آدمؑ، حضرت ابراہیمؑ، حضرت عیسیٰؑ، حضور سرورِ کائنات محمد صلی اللہ علیہ وسلم و دیگر انبیا کی نبوت پہ ایمان لاتا ہوں اور اقرار کرتا ہوں کہ تمام عمر قرآن مقدس اور حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے پیش کردہ اسلام پر قائم رہوں گا۔ لا الٰہ الا اللہ محمد رسول اللہ کا میں اعلان کرتا ہوں۔ آئندہ میرا اسلامی نام جمیل ارٹون ہے۔

مسٹر جمیل آرٹون کل نماز جمعہ شاہی مسجد میں ادا فرمائیں گے۔[۵۳]

اقبال کا غلاموں سے خطاب

دورِ محکومی میں راحت کفر، عشرت ہے حرام
دوستوں کی چاہ، آپس کی محبت ہے حرام

علم ناجائز ہے، دستارِ فضیلت ہے حرام
انتہا یہ ہے، غلامی کی عبادت ہے حرام

سایۂ ذلت سے مومن کا گزرنا ہے حرام
صرف جینا ہی نہیں ہے بلکہ مرنا ہے حرام[۵۴]

بنگالی طلبا کو پیغام

"ڈاکٹر محمد اقبال نے بنگال کے مسلم طلبا کو حسب ذیل پیغام بھیجا ہے:

مخالف قوتوں سے ہرگز مت ڈرو۔ جدوجہد جاری رکھو کیوں کہ جدوجہد میں زندگی کا راز مضمر ہے۔"[۵۵]

علامہ اقبال کی نئی تصنیف

علامہ اقبال "عہدِ نبوی میں سیاسی اور اجتماعی حالت" کے عنوان پر ایک کتاب لکھنا چاہتے ہیں۔ صاحب موصوف کی درخواست پر چند علمائے ازہر کو مقرر کیا گیا ہے کہ وہ اس کتاب کے لیے مواد فراہم کریں۔ معلومات فراہم ہونے پہ شیخ الازہر کی نظرِ ثانی کے بعد علامہ موصوف کو بھیج دیں گے۔[۵۶]

نوجوانوں کو نصیحت

تھوڑا عرصہ گزرا، چند نوجوان ڈاکٹر اقبال کی زیارت کے لیے آئے۔ ڈاکٹر صاحب نے فرمایا:

---

۵۳ اخبار ایمان ۲۳/۲۲ جون ۱۹۳۶ء، ص ۶
۵۴ ایمان ۲/۹ جنوری ۱۹۳۷ء، ص ۹
۵۵ ایمان ۲۳/۳ اکتوبر ۱۹۳۷ء، ص ۱۵، خانہ ۲
۵۶ ایمان ۱۵ اپریل ۱۹۳۸ء، ص ۱۵

"اے میرے عزیز بچو! تم کیسے وقت میں میرے پاس آئے ہو جبکہ میری آنکھوں میں اتنی بھی بینائی نہیں ہے کہ میں تمھارے چہرے دیکھ سکوں۔

یہ کہا اور ساتھ ہی رونا شروع کر دیا۔ کچھ وقفے کے بعد ایک نوجوان نے پھر زبان کھولی اور کہا حضرت آپ ہمیں کچھ نصیحت فرمائیں۔ اس پر ڈاکٹر مرحوم اور زیادہ روئے اور ارشاد فرمایا:

میرے بچو! میری تمھیں صرف ایک نصیحت ہے اور وہ یہ ہے کہ تم ہر روز سمجھ سمجھ کر قرآن کریم کی تلاوت کیا کرو۔ اس کے بعد تم کسی انسان کی نصیحت کے محتاج نہیں رہو گے[۵۶]

مجلس اقبال کا قیام

ڈاکٹر اقبال مرحوم کے نصب العین اور تعلیمات کے تحفظ اور اشاعت کے لیے لاہور میں مجلس اقبال قائم کی گئی ہے۔ خواجہ عبدالرحیم صاحب صدر اور راجا حسن اختر سیکرٹری ہوں گے۔ یہ بھی طے کیا گیا ہے کہ ڈاکٹر صاحب کی قبر سنگِ مرمر کی بنائی جائے اور قبر کے پاس ہی مجلس اقبال کا دفتر تعمیر کیا جائے۔

۲۸ اپریل کو لاہور میں سر ڈگلس ینگ کی زیرِ صدارت ایک کمیٹی قائم کی گئی جو مرحوم کے لیے شان دار یادگار قائم کرے گی۔ اس کمیٹی کے سکرٹری نواب احمد یار خاں دولتانہ ہیں[۵۸]

علامہ اقبال کا وظیفہ

نواب بھوپال کی طرف سے علامہ اقبال کو ۵۰۰ روپیہ ماہواری وظیفہ دیا جاتا تھا۔ اب ۳۰۰ روپے ماہوار کا وظیفہ مرحوم کے پس ماندوں کے لیے جاری رہے گا[۵۹]

غازی نادر شاہ کی مالی امداد

قاضی عبدالمجید قرشی نے امرتسر میں تنظیم یتیم خانہ کے لیے تین ماہ میں دس ہزار روپے جمع کیے۔ تنظیم ختم ہونے پر اس روپے کا جو مصرف کیا اس کے بارے میں بعد میں لکھا:

"دس ہزار روپیہ جو میں نے جمع کیا تھا، وہ نصفا نصفی مسلم بنک امرتسر اور دی سنٹرل کوآپریٹو بنک امرتسر [illegible] نام محفوظ تھا۔ مسلم بنک کا روپیہ ایک [illegible] کی منظوری کے بعد ڈاکٹر اقبال مرحوم نے نادر شاہ مرحوم کی امداد کے لیے افغانستان بھیج دیا اور کوآپریٹو بنک کا روپیہ تنظیم یتیم خانہ امرتسر کو دے دیا گیا"[۶۰]

---

۵۶ ایمان ۳ مئی ۱۹۳۱ء، ص ۲

۵۷ ایضاً

۵۸ ایمان ۱۵ جولائی ۱۹۳۱ء

۶۰ ایمان ۱۵ اکتوبر ۱۹۳۹ء، ص ۷ تا ۱۰